واعظ الجمعہ

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام کی آمد سے قبل ہر طرف ظلم وستم کا دَور دَورہ تھا، کمزور ومظلوم طبقہ انتہائی کسمپُرسی اور دردناک زندگی گزارنے پر مجبور تھا، عورتوں کو بلاوجہ پیٹنے، ان کے ساتھ جانوروں جیسا برتاؤ کرنے، بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے اور غلاموں کو کوڑے مارنے، بھوکا پیاسا رکھنے، تپتی ریت اور دہکتے کوئلوں پر لٹانے جیسے غیر انسانی سُلوک کا کلچر (Culture) عام تھا، ہر سُو جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کا راج تھا، کوئی روک ٹوک کرنے اور پوچھنے والا نہیں تھا، مظلوموں کا کوئی فریادرَس نہیں تھا۔

ایسے کرب ناک حالات میں فاران کی چوٹیوں سے دینِ اسلام کا سورج طُلوع ہوا، اور نا اُمیدی کے بادل چھٹنے لگے، مظلوم طبقے اور نسل دَر نسل غلامی کی زندگی گزارنے والوں کو بھی اُمید کی ایک کرن دکھائی دی، اور وہ اَحد اَحد کی گواہی دیتے

دینِ اسلام کے دامنِ رَحمت میں پناہ لینے لگے، ان تمام ترظلم وستم اور مَصائب وآلام کا سامنا کرنے کے باوُجود، کلمۂ توحید کی دن رات تکرار کرنے والوں میں ایک نمایاں نام حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ہے۔

ولادت، اسمِ گرامی اور کنیت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسمِ گرامی بلال بن رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کنیت ابو عبد الکریم ہے، مکّہ مکرّمہ میں پیدا ہوئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباء واَجداد کا اصل وطن حبشہ تھا، اسی لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ حبشی نسبت بھی معروف ہے۔ آپ کے والد کا نام رَباح اور والدہ کا نام حَمامہ تھا، یہ دونوں بھی عرب کے ایک قبیلہ کے غلام تھے[1]۔

عزیز واَقارب

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بھائی اور ایک بہن بھی تھی، بھائی کا اسمِ گرامی خالد بن رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بہن کا غُفَیرہ بنتِ رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا[2]، حضرت سیّدنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رشتہ اَزدواج سے بھی منسلک ہوئے، البتہ آپ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ کا نام ہند خولانیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا، جن کا تعلّق

---

(١) "أُسد الغابة" باب الباء، ر: ٤٩٣- بلال بن رَباح، ١/ ٤١٥ ملخّصاً.

(٢) المرجع نفسه، صـ٤١٨.

دارَیّا (Darayya) سے تھا، جو دِمشق کے قریب واقع ہے، بعض روایات کے مُطابق انہیں صحابیت کا بھی شرف حاصل تھا[1]۔

حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قبولِ اسلام

عزیزانِ محترم! جن نامُساعِد حالات اور غلامی کے دَور میں حضرت سیّدنا بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دینِ اسلام قبول کیا، اُس وقت راہِ حق پر قائم رہنا بہت مشکل اَمر تھا، اُن ایّام میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عبد اللہ بن جُدعان کے غلام تھے، اور اس کی بکریاں چرایا کرتے تھے، ایک روز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حسبِ معمول اپنی بکریاں چرا رہے تھے، جبکہ قریبی غار میں مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہمراہ تشریف فرما تھے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے غار کے دہانے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آواز دیتے ہوئے فرمایا: «يَا راعيْ! هلْ مِن لَبَنٍ؟» "اے چرواہے! کیا تمہارے پاس دودھ ہے؟" حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آواز سنی تو قریب چلے آئے اور عرض کی، کہ حضور! میری بکریوں میں کوئی بھی اس وقت دودھ دینے کے قابل نہیں، ماسوائے اس ایک بکری کے، جو اتنا کم دودھ دیتی ہے جو بمشکل میرے لیے کافی ہوتا ہے، لیکن پھر بھی میں آج اپنے حصے کا دودھ آپ دونوں حضرات کے لیے چھوڑتا ہوں، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «ائتِ بها» "اس بکری کو ہمارے پاس

---

(١) "تاریخ دِمشق" ٩٧٤- بلال بن رَباح، ١٠/ ٤٣٤ ملخّصاً.

لے آؤ" حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس بکری کو بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک برتن منگواکر اس بکری کا دودھ دوہنا شروع کیا، تو دستِ اقدس کے لگتے ہی بکری کے تھنوں سے دودھ جاری ہو گیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا برتن دودھ سے بھر گیا، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے نوش فرماکر دوبارہ پھر بکری کے تھنوں سے دودھ نکالا، برتن پھر لبالب بھر گیا، اب کی بار حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نوش فرمایا، اس کے بعد تیسری بار پھر نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بکری کے تھنوں سے دودھ نکالا، تو برتن کناروں تک پھر بھر گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس بار حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کو عطا کیا، انہوں نے بھی سیر ہو کر دودھ پیا، لیکن بکری کے تھن اب تک دودھ سے بھرے ہوئے تھے، یہ ماجرا دیکھ کر حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گرویدہ ہو گئے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں دینِ اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی، جسے قبول کرتے ہوئے حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے، اسلام کا بالکل ابتدائی اور مشکل دَور ہونے کے باعث، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں فی الحال اپنا اسلام خفیہ رکھنے کی تلقین فرمائی[1]۔

---

(١) المرجع نفسه، صـ٤٣٦.

سخت آزمائش اور مَصائب وآلام کی گھڑیاں

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دینِ اسلام قبول کرنے کے بعد ثابت قدمی کا مُظاہرہ فرمایا، اور دینِ اسلام پر قائم رہے، بُت پرستی سے اس قدر نفرت ہوگئی، کہ ایک روز آپ نے کعبہ میں داخل ہوکر بتوں پر تھوکتے ہوئے فرمایا: «خابَ وخسرَ مَن عبدَكنَّ» "وہ لوگ ناکام اور خسارے میں ہیں جنہوں نے تمہاری پوجا وپرستش کی!"، مشرکینِ مکّہ کو اس بات کا پتہ چلا، تو وہ بہت سیخ پا ہوئے، اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑنے کی کوشش کی، حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھاگ کر اپنے مالک عبد اللہ بن جُدعان کے گھر میں پناہ لی، مشرکین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آقا سے شکایت کی، تو وہ آپ سے اس قدر ناراض ہوا، کہ پکڑ کر ابو جہل اور اُمیّہ بن خَلَف کے حوالے کر دیا، اور کہا کہ اس کے ساتھ جو چاہو سُلوک کرو، مجھے کوئی اعتراض نہیں! انہوں نے حضرت سیّدنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنا شروع کر دیے، کبھی آپ کو بطحا کی تپتی ہوئی ریت پر لِٹا کر دونوں بازوؤں پر چکی رکھی، تو کبھی مار پیٹ کر لہولہان کر دیا، کبھی گلے میں رسی ڈال کر اوباش لڑکوں کے ذریعے گلی گلی گھسیٹا، تو کبھی اس بات پر مجبور کیا، کہ مُحمّد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا انکار کرو، ہمارے خداؤں کی پرستش کرو، نہیں تو یونہی بلکتے مر جاؤ گے! لیکن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استقامت کو سلام، کہ آپ ہر طرح کے دکھ، تکالیف اور

مَصائب وآلام کو بڑی خندہ پیشانی اور صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے، اور اَحَدٌ اَحَدٌ کی بُت شکن صدائیں بلند فرماتے رہے[1]۔

سب سے پہلے اسلام ظاہر کرنے والے

حضراتِ محترم! حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے اسلام میں صادِق اور دل کے سچّے تھے، انہوں نے دینِ اسلام کی راہ میں آنے والی ہر مشکل کو نہایت خندہ پیشانی اور صبر واستقامت کے ساتھ برداشت کیا، اور اپنا مسلمان ہونا اس مشکل ترین دَور میں ظاہر فرمایا، جب اسلام کا اظہار اپنی مَوت کو دعوت دینے کے مترادِف تھا، حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار اُن سات ۷ اَفراد میں ہوتا ہے، جنہوں نے سب سے پہلے اپنا اسلام ظاہر فرمایا۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «كانَ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ سَبْعَةٌ: رَسُوْلُ الله ﷺ، وَأَبو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلاَلٌ، وَالمِقْدَادُ»[2] "سب سے پہلے جن لوگوں نے اپنے اسلام کا اِظہار کیا، وہ سات ۷ اَفراد ہیں: (۱) حضور نبیٔ کریم ﷺ، (۲) حضرت ابو بکر

---

(۱) المرجع السابق، صـ٤٣٦، ٤٣٧، ٤٤٠.

(۲) "سنن ابن ماجه" مقدّمة المؤلّف، فضائل بلال، ر: ١٥٠، صـ٣٥.

صدّیق، (۳) حضرت عمّار، (۴) حضرت عمّار کی والدہ ماجدہ حضرت سُمیّہ، (۵)حضرت صُہَیب، (۶) حضرت بِلال، (۷) حضرت مِقْداد" رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

دینِ اسلام کی بدَولت غلامی سے نَجات

حضراتِ ذی وقار! دینِ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ مسلسل آزمائش میں تھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر ظلم وستم کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا جارہا تھا، ایک روز حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گزر اس مقام سے ہوا، جہاں حضرت سیّدنا بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُمیّہ بن خَلَف کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: «أَلَا تتّقِي اللهَ فِيْ هذَا المسكينِ! حتَّى متَى؟» "اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ تعالٰی سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتے رہو گے؟" وہ کہنے لگا کہ اے ابوبکر! تم نے ہی اسے خراب کیا ہے (یعنی مسلمان کیا ہے)، لہٰذا تم ہی اسے آزاد کروالو" حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: «أفعلُ، عنديْ غلامٌ أسوَدُ أجلَدُ منهُ، وأقوَى علَى دينِك، أُعطِيكَهُ بهِ» "میرے پاس بِلال سے زیادہ تندرست وتوانا، اور تیرے دِین کا پیرو کار غلام ہے، بلال مجھے دے دو اور بدلے میں اُسے تم رکھ لو"، اُمیّہ بن خَلَف کہنے لگا کہ مجھے یہ پیش

کش منظور ہے، چنانچہ سیِّدنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کچھ رقم اور غلام کے عوض، حضرت بلال کو خرید کر آزاد فرمادیا"[1]۔

بعض روایات میں ہے کہ حضرت سیِّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانچ ۵ اَوقیہ (یعنی تقریبًا ۳۲ تولے) سونا ادا کر کے سیِّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خریدا، فروخت کرنے والوں نے کہا کہ اے ابو بکر! اگر تم صرف ایک اَوقیہ سونے پر اَڑ جاتے، تو ہم اتنی قیمت میں بھی اسے فروخت کر دیتے، اس پر سیِّدنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: «لوْ أبيتمْ إلّا مئةَ أوقيّةٍ لأخذتهُ»[2] "اگر تم سو ۱۰۰ اَوقیہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا، اور بلال کو ضرور خریدتا!"۔

سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سیِّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اس نیکی سے اتنے خوش ہوئے، کہ انہیں رَحمت کی دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ، زَوَّجَنِيَ ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالاً مِنْ مَالِهِ»[3] "اللہ ابو بکر پر رحمت کرے، مجھ سے اپنی بیٹی کا عقد کیا، مجھے دارِ ہجرت (یعنی مدینہ منوّرہ) میں لائے، اور اپنے مال سے بلال کو خرید کر آزاد کیا"۔

---

(۱) "السيرة النبويّة" بلال بن رباح وصبره على التعذيب، الجزء۱، صـ۱٦۲.

(۲) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" إسلام أبي بكر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ر: ۳۷۷٤٤، ۲۰/ ۲۵۵.

(۳) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ۳۷۱٤، صـ۸٤۵.

اچھے انسان اور مؤذّنین کے سردار

حضراتِ گرامی قدر! اتنی کٹھن آزمائش اور صبر کے بدلے میں، اللہ تعالیٰ نے سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند مقام ومرتبہ سے نوازا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذِّن، خادمِ خاص اور خزانچی مقرّر ہوئے، سفر وحَضر میں ہمیشہ نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رَفاقت کا شرف حاصل رہا، بدر واُحد سمیت تمام غزوات میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے، فتحِ مکّہ کے موقع پر بیت اللہ شریف کی چھت پر چڑھ کر، اذان دینے کی سعادت بھی سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئی، آپ انتہائی اچھے انسان اور مؤذِّنین کے سردار تھے، اس بات کی گواہی خود نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی، چنانچہ سیّدنا زَید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «نِعْمَ الْمَرْءُ بِلَالٌ! وَهُوَ سَيِّدُ الْمُؤَذِّنِينَ»[1] "بِلال کس قدر اچھا انسان ہے، اور وہ تمام مؤذِّنوں کا سردار ہے!"۔

جنّت تین لوگوں کی مشتاق!

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اُن خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، کہ جنّت بھی جن کی منتظر ومُشتاق تھی، حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «اشْتَاقَتِ الْجَنَّةُ إِلَى

---

(١) "حلية الأولياء" ر: ٢٤- بلال بن رباح، ر: ٤٨٥، ١/ ١٩٩.

ثَلَاثَةٍ: (١) عَلِيٍّ، (٢) وَعَمَّارٍ، (٣) وَبلَالٍ»[1] "جنّت تین ۳ لوگوں کی مشتاق ہے: (۱) علی، (۲) عمّار، (۳) اور بِلال"۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ... ہمارے سردار

حضراتِ ذی وقار! حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقام ومرتبہ کے اظہار کے لیے، آپ کو «سَيِّدُنَا» (ہمارے سردار) کہہ کر پکارا کرتے، "صحیح بخاری" کی روایت میں حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، کہ سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے: «أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي بِلَالاً»[2] "ابوبکر ہمارے سردار ہیں، اور انہوں نے ہمارے سردار بِلال کو آزاد کرایا" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔

دنیا ہی میں جنّت کی بِشارت

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقام ومرتبہ کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کو دنیا ہی میں جنّت کی بِشارت سنائی، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ نبئ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک روز نمازِ فجر کے بعد حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي

---

(١) "تهذيب الكمال" كتاب الكُنى، باب الراء، تحت ر: ٧٩٥١، ٢١/ ٢٢٣.

(٢) "صحيح البخاري" [باب] مناقب بلال بن رباح، ر: ٣٧٥٤، صـ٦٣١.

الجَنَّةِ!» "اے بلال! مجھے اپنے اس امید اَفزا کام کی خبر دو، جو تم نے اسلام میں کیا؛ کیونکہ میں نے جنّت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے"، حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی، کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا، جس پر مجھے زیادہ اَجر ملنے کی توقع ہو، البتہ دن یا رات کے وقت میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو اس وضو سے اتنی نماز پڑھتا ہوں جو میرے لیے مقدَّر کی گئی ہے!""[1]۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے جنّت میں جانا، ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے ہٹو بچو کرتے ہوئے چلتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اے بلال! تم نے ایسا کونسا کام کیا ہے جس سے تم کو میری یہ خدمت میسّر آئی؟ خیال رہے کہ معراج کی رات نہ تو حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں گئے، نہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معراج ہوئی، بلکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ ملاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہوگا، کہ تمام خَلق سے پہلے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں داخل ہوں گے، اس طرح کہ حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خادمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے"[2]۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التهجّد، ر: ١١٤٩، صـ١٨٤.

(٢) "مرآۃ المناجیح" نماز کا بیان، نوافل کا باب، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۱۳۲۲، ۲/۲۹۰۔

سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عشقِ رسول

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ طیّبہ تک ہمیشہ حضور کے ساتھ رہے، شب وروز حاضرِ خدمت رہتے، کبھی حرفِ شکایت زباں پر نہ لائے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سچّے پکّے عاشق تھے، ہمیشہ اللہ ورسول کی رضا میں راضی رہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب بھی کوئی ذمہ داری سونپی، بلاچُون وچرا اُسے دل وجان سے نہ صرف تسلیم کیا، بلکہ حتی المقدور اُسے احسن سے احسن انداز میں نبھانے کی بھی کوشش کی، ایک سچّے عاشقِ رسول کی یہی نشانیاں ہیں!۔

حضرت سیّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے اَذان کی ذمہ داری سونپی گئی، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی اس ذمہ داری سے اس قدر عشق ہو گیا، کہ وقت سے پہلے ہی پہنچ جاتے، اور اذان دینے کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کا انتظار فرماتے۔ قبیلہ بنی نجّار کی ایک خاتون صحابیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: «كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ المَسْجِدِ، فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ، فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ»[1] "مسجدِ نبوی کے گرد گھروں میں میرا گھر سب سے اُونچا تھا، حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کی چھت پر اذانِ فجر

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الصلاة، باب الأذان فوق المنارة، ر: ٥١٩، صـ٨٧.

دینے کے لیے، صبحِ صادق سے قبل آکر بیٹھ جاتے، اور اذانِ فجر (کے لیے صبحِ صادق) کا انتظار کرتے رہتے"۔

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص مؤذّن تھے، لہٰذا جنگ ہو یا امن، سفر ہو حضر، ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے، جب اور جہاں نماز کا وقت ہوتا، رُخِ انور کی زیارت کرتے ہوئے اذان دینے کی سعادت حاصل کرتے، اور توحید ورسالت کی گواہی دیتے، یہی وجہ ہے کہ جس وقت مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت اداس رہنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں کے سامنے نہ پاکر، سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تاب ہوجاتے، اور فراقِ رسول میں بے آب وگیاہ مچھلی کی طرح تڑپتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر انہوں نے کبھی زندگی کا تصوّر بھی نہیں کیا تھا، لہٰذا انہیں اپنے زندہ رہنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی، جب جب رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزارِ پُرانوار پر نگاہ پڑتی، بیتے لمحوں کی یاد ستاتی، اور مزید تڑپ اٹھتے۔

ایک بار انہوں نے امیر المؤمنین سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مدینہ منوّرہ چھوڑنے، اور جہاد میں شہادت کی غرض سے جانے کی اجازت بھی چاہی، لیکن اجازت نہ ملی، پھر امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دَور آیا، تو اُن سے بھی یہی درخواست کی، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روکنے کی کوشش کی، لیکن سیّدنا بلال

حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تیار نہ ہوئے، اور اجازت لے کر ملکِ شام کی طرف جہاد کی غرض سے روانہ ہو گئے[1]۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے روضۂ انور پر دوبارہ حاضری

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ملکِ شام میں گئے ہوئے جب ایک طویل عرصہ گزر گیا، اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس لَوٹ کر مدینہ منوّرہ نہ آئے، تب ایک بار رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت کی، نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا هَذِهِ الجَفْوَةُ يَا بِلاَلُ؟ أَمَا آنَ لَكَ أَنْ تَزُوْرَنِي؟» "اے بلال! یہ کیسی بے رُخی ہے؟ کیا ہم سے ملنے کو تمہارا جی نہیں چاہتا؟" اتنا سننا تھا کہ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تڑپ اٹھے، اور رختِ سفر باندھ کر فوراً مدینہ منوّرہ پہنچے، مدینہ منوّرہ کی گلیوں میں شور مچ گیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مؤذِّن سیّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لے آئے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے پہلے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، اور ہچکیاں باندھ کر روتے رہے، نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امام حسن وحسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تشریف لائے، تو حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یاد اور نسبت سے انہیں اپنے سینے سے لگایا، اور ان کی پیشانیوں پر بوسے دیے۔

حضرت امام حسن وحسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دَور کی یاد تازہ کرنے کے لیے، حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اذان سننے کی خواہش ظاہر فرمائی،

---

(۱) "سیر أعلام النبلاء" ر: ۲۱۷- بلال بن رَباح، ۳/ ۱۵۷ ملخّصاً.

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اذان دینا شروع کی، تو ہجر و فراق کی تازہ آگ بھڑک اٹھی، ایک کہرام مچ گیا اور لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے، یہاں تک کہ پردہ نشیں عورتیں بھی بے قراری کے عالَم میں گھروں سے باہر نکل پڑیں[1]، حضرت سیّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند روز مدینہ منوّرہ میں گزارنے کے بعد واپس ملکِ شام چلے گئے۔

وِصال اور تدفین

میرے محترم بھائیو! مؤذّنِ رسول حضرت سیّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وِصال شریف، بیس ۲۰ ہجری میں دِمشق میں ہوا، بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر شریف تقریبًا تریسٹھ ۶۳ برس تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دِمشق کے مشہور قبرستان "بابِ الصغیر" میں مدفون ہیں[2]، سیّدنا بِلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مزار پُر انوار زیارت گاہِ خاص وعام ہے، عاشقانِ رسول آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار شریف پر حاضر ہوکر، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وسیلے سے اپنے عشقِ رسول میں اضافے کی دعا کرتے ہیں۔

دعا

اے اللہ! عشقِ بلالی سے ہمیں بھی وافر حصہ عطا فرما، سیّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسی تڑپ اور سوز وگداز عنایت فرما، ہمیں بھی سچا پکا باعمل عاشقِ رسول بنا، حضور

---

(١) المرجع نفسه، صـ١٥٨.

(٢) "أُسد الغابة" باب الباء، ر: ٤٩٣- بلال بن رَباح، ١/ ٤١٥ ملخّصاً.

ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کی سعادت مرحمت فرما، حضرت سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درجات بلند فرما، اور کل قیامت میں ہمیں بھی ان کے قدموں میں جگہ عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.